سوال

ے بڑھ(233)جاتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

)(۷فروری۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ضان میں نیکی کا اجر و ثواب ستر گناہ بڑھنے والی روایت سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں بلاحساب تک جا پہنچی ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے :

إِنَّما يُوَفَّى الصّـٰبِرونَ أَجرَهُم بِغَيرِ حِسابٍ ١٠... سورة الزمر

، تاویل و تفسیر نے صابرون کی تشریح روزہ داروں سے کی ہے۔ اور صحیح حدیث میں ہے :

قم: ۱۱۵۱)

جہاں تک برائی کا تعلق ہے سو اس کے ارتکاب سے رمضان غیر رمضان میں اضافہ نہیں ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے :

'فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً' (صحیح البخاری، باب مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ، رقم: ۶۴۹۱)

ن بندہ اگر گناہ کا قصد کر کے برائی کر گزرتا ہے تو ا تعالیٰ اس کے لیے صرف ایک برائی درج کرتا ہے۔''

قرآنِ کریم میں ہے :

مَن جاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أَمثالِها وَمَن جاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلا يُجزىٰ إِلّا مِثلَها وَهُم لا يُظلَمونَ ١٦٠... سورة الانعام

کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اس کو بیس دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا اسے سزا ویسی ہی ملے گی۔''

الاعرج کی روایت میں ہے :

'فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا' (صحیح مسلم، باب إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ، وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ، رقم: ۱۲۹)

یح ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے :

'فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ' (صحیح مسلم، باب فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ تَعَالَى، رقم: ۲۶۸۷)

'صحیح مسلم ''ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے اخیر میں الفاظ یوں ہیں أَوْ يَمْحُهَا مفہوم اس کا یہ ہے کہ ا تعالیٰ اپنے فضل و کرم یا توبہ و استغفار یا اچھا عمل کرنے سے برائی کو مٹا دیتا ہے لیکن پہلا معنی حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کے قریب تر ہے۔

جر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

'وَيُسْتَفَادُ مِنَ التَّأْكِيدِ بِقَوْلِهِ وَاحِدَةً أَنَّ السَّيِّئَةَ لَا تُضَاعَفُ كَمَا تُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ وَهُوَ عَلَى وَفْقِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا۔' (فتح الباری، ج: ۱۱، ص: ۳۲۸)

یعنی سَيِّئَة کے ساتھ واحدۃ کی تاکید سے یہ بات مستفاد ہے کہ برائی میں اضافہ نہیں ہوتا جس طرح کہ نیکی میں کئی گناہ اضافہ ہوتا ہے اور یہ ا کے فرمان فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا کے عین مطابق ہے۔''

السلام نے اپنی ''امالی'' میں کہا : تاکید کا فائدہ یہ ہے کہ یہاں اس شخص کا وہم رفع کرنا مقصود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ انسان جب برائی کرتا ہے تو برا عمل اس پر لکھ دیا جاتا ہے اور قصدِ برائی کا بدی میں مزید اضافہ کا موجب ہوگا۔ درآں حالیکہ معاملہ اس طرح نہیں برائی صرف ایک ہی لکھی جاتی ہے۔ ہاں البتہ بعض ا

، منصور نے کہا میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا۔

'لْ وَرَدَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ أَنَّ السَّيِّئَةَ تُكْتَبُ بِأَكْثَرَ مِنْ وَاحِدَةٍ قَالَ لَا مَا سَمِعْتُ إِلَّا بِمَكَّةَ لِتَعْظِيمِ۔' (فتح الباری، ج: ۱۱، ص: ۳۲۹)

ث میں وارد ہے کہ برائی بھی ایک سے زیادہ لکھی جاتی ہے۔ جواباً فرمایا : میں نے یہ بات کسی سے نہیں سنی۔ ہاں البتہ حرم کی تعظیم و احترام کی خاطر مکہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔''

جمہور زمان و مکان کے اعتبار سے تعمیم کے قائل ہیں۔ لیکن بعض دفعہ بڑھائی میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کہ قرآن میں ازواج مطہرات کے بارے میں تو تضعیفِ عذاب کی نص موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

تِ مِنكُنَّ بِفـٰحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضـٰعَف لَهَا العَذابُ ضِعفَينِ... ٣٠... سورة الاحزاب

سے جو کوئی صریح ناشائستہ الفاظ کہہ کر رسول ﷺ کو ایذا دینے کی حرکت کرے گی اس کو دگنی سزا دی جائے گی۔''

ن : ۱۱/۳۲۹،۳۲۸)

ں ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ برائی صرف ایک ہی برائی رہتی ہے اس میں اضافہ نہیں ہوتا۔ چاہے موسم رمضان ہو یا غیر، لیکن ایامِ مبارکہ میں اس کے وقوع سے اس کی شناعت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس پر سختی سے نکیر کی گئی ہے یا 'وَیَا بَاغِیَ الشَّرِ أَقْصِرْ' (سنن ابن ماجہ، بابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ

'مَن لَم یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالعَمَلَ بِہِ، فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِي أَن یَدَعَ طَعَامَہُ وَشَرَابَہُ۔' (صحیح البخاری، بابُ مَن لَم یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ، وَالعَمَلَ بِہِ فِي الصَّوْمِ، رقم: ۱۹۰۳)

اُمتِ مرحومہ پرا رب العزت کا عظیم احسان ہے کہ ایک ایک نیکی میں بے پناہ اضافہ کر دیا۔ جب کہ بدی میں تعدد کے بجائے اسے اپنی جگہ پر رکھ کر توبہ و انابت کی دعوتِ عام دی تاکہ گنہگار سیاہ کار بندے اس کے آغوش رحمت میں داخل ہو کر بہشت کے وارث بن سکیں۔ اسی بناء پر ترغیب دی گئی ہے ک

'مَن قَامَ لَیْلَۃَ القَدْرِ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَہُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِہِ، وَمَن صَامَ رَمَضَانَ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِہِ۔' (صحیح البخاری کتاب الصیام، بابُ مَن صَامَ رَمَضَانَ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِیَّۃً، رقم: ۱۹۰۱)

اور جب اس کی مرضی ہو تو حقوق العباد کو بھی معاف فرما کر ظالم و مظلوم اور قاتل و مقتول دونوں کو خوش کر دیتا ہے۔

لَا یُسْـَٔلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَہُمْ یُسْـَٔلُونَ ۲۳... سورۃ الأنبیاء

إِنَّ اللَّہَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا... ۵۳... سورۃ الزمر

لہٰذا یہ اعتقاد رکھنا کہ رمضان المبارک میں نیکی کی طرح برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا شرعی نصوص کے منافی نظریہ ہے۔

ا رب العزت جملہ مسلمانوں کو برکاتِ رمضان سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 232

محدث فتویٰ